© rasailojaraid.com

ششماہی علوم القرآن علی گڑھ، ۷/۱ جنوری - جون ۱۹۹۲ء

مومن قرآن کے آئینہ میں

داؤد اکبر اصلاحی

ہم مسلمانوں کا مذہبی صحیفہ قرآن ہے۔ اس نے جس طرح ہمارے اعمال و عقائد سے متعلق احکام بیان فرمائے ہیں اسی طرح ہماری روزمرہ کی زندگی کی چلتی پھرتی تصویر بھی کھینچی ہے اور اس تصویر کا منشا یہ ہے کہ جو شخص اس کتاب کی طرف اپنے تئیں منسوب کرے اور اس پر ایمان و اعتقاد کا مدعی ہو، وہ اس کی پیش کی ہوئی تصویر کے مطابق اپنے کو ڈھالے اور اپنی روزمرہ کی عملی زندگی سے دنیا پر اس کتاب کی حقیقت نمایاں کرے۔ یہی اس شہادت کی اصلی حقیقت ہے۔ جس کا ذکر قرآن پاک نے فرمایا ہے کہ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔ (البقرہ: ۱۴۳) اسی طرح ہم نے بنایا تم کو ایک معتدل امت تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور رسول پر تم گواہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قرآن کی جس طرح گواہی دی اس کی اصل حقیقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دو لفظوں میں بیان فرما دی کہ کان خلقہ القرآن[1]۔ یعنی آپؐ کے خُلق کی حقیقت یہ تھی کہ آپؐ ایک چلتے پھرتے مجسم قرآن تھے۔

ہم اگر قرآن پر ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں اور خود ہماری اپنی زندگی اس سانچہ پر ڈھلی ہوئی نہیں ہے تو ہمارا یہ دعویٰ جھوٹا ہے اور اس طرح نہ ہم اپنی حقیقت دنیا کو پہچنوا سکتے نہ قرآن کی۔ کسی تعلیم کے فروغ کا اصلی راز یہ ہے کہ ایک عملی جماعت اس کو پوری قوت کے ساتھ اٹھالے۔ یہی حقیقت ہے جس کو قرآن نے خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ کے الفاظ سے تعبیر فرمایا ہے اور یہی وہ اصلی خدمت ہے جو صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انجام دی اور یقیناً یہی چیز تھی جس نے چند [illegible] اسلام سے آشنا کر دیا کیونکہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ ایک بالکل عملی اور ظاہر چیز تھی، اس کو بیان کرنے کے لیے لمبی تقریروں، پُر زور خطبوں، پرمغز مضامین اور موٹی موٹی تصنیفوں کی ضرورت نہیں تھی جو جماعت اس کی داعی تھی اس کی ایک ایک ادا اس کے عقائد کی مظہر تھی، اس کی پیشانی سے اس کا نور چھنتا تھا، اس کے منھ سے اس کے بول نکلتے تھے اور اس کے تمام اعضاء و جوارح کی ایک ایک حرکت اس کتاب عزیز کی منادی تھی۔ ایک ایسی جماعت کو دنیا کی جو قوم بھی دیکھتی تھی، دیکھنے کے ساتھ ہی اس کے تمام افکار و عقائد اس پر روشن ہو جاتے تھے اور چوں کہ وہ تمام اصول عمل میں نمایاں تھے اس لیے ایک لمحہ کے لیے بھی یہ سوال نہیں پیدا ہوتا تھا کہ ان اصولوں پر عمل کرنا ممکن ہے بھی یا نہیں اور اگر ممکن ہے تو ان کے عملی نتائج کیا ہوں گے؟ کیوں کہ یہ سارے سوالات مسلمانوں کی عملی زندگی اور اس کی حیرت انگیز کامیابی خود حل کر دیتی تھی۔

انہی اچھی آرزوؤں کے ساتھ ہم چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو قرآن مجید کے اندر ان کی تصویر دکھائیں۔ ممکن ہے کہ جو مسلمان آج اپنی زندگی کے لیے نمونوں کی تلاش میں دوسروں کو دیکھ رہے ہیں ان میں سے کچھ خود اپنی طرف بھی مڑ کر دیکھنے کی کوشش کریں اور یقیناً اگر انھوں نے اس کو غور سے دیکھا تو وہ محسوس کریں گے کہ اس نمونہ سے بڑھ کر کوئی نمونہ نہیں جو قابلِ پیروی ہو۔ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً (البقرہ: ۱۳۸)

مومن کا شعارِ ملی

مومن کا شعارِ ملی MOTTO جس میں اس کی زندگی کے تمام اغراض و مقاصد مضمر ہیں اور جس کو وہ اپنی زندگی کے ہر قول و فعل سے نمایاں کرتا ہے۔

قرآن مجید نے سورۂ انعام میں مندرجہ ذیل لفظوں میں بیان فرمایا ہے:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ	کہو میری نماز اور میری قربانی اور میری
وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ	زندگی اور موت سب پروردگار عالم کے لیے
الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ	ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں اور مجھ کو
اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ	ایسا ہی حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے
(الانعام: ۱۶۲-۱۶۳)	پہلے اس کے آستانہ پر سر ڈالنے والا ہوں۔

ان آیتوں سے ظاہر ہے کہ ایک مومن کی زندگی اور موت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہ اسی کے لیے جیتا ہے اور اسی کے لیے مرتا ہے۔ رضائے الٰہی کے سوا اس دنیا میں کوئی چیز نہیں جو اس کو مطلوب ہو۔ اگر اس کی زندگی کی تمام لذتیں برباد ہو جائیں لیکن اس کا اصلی مقصد زندہ ہو تو وہ پوری طرح مطمئن اور فارغ البال ہے۔

اللہ کے لیے محبت اللہ کے لیے نفرت

اسی اللہ کے رشتہ سے اس کے تمام رشتے اور ناتے قائم ہوتے ہیں جو لوگ اللہ سے رشتہ رکھیں ان کا وہ رشتہ دار ہے اور جو اللہ سے تعلق کاٹ لیں ان سے وہ بے تعلق ہے۔ باپ، بیٹے، بھائی اور دوسرے اعزا سے بھی اس کا رشتہ اسی شرط کے ساتھ مشروط ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (المجادلہ : ۲۲)

جو لوگ اللہ اور روز آخرت کا یقین رکھتے ہیں ان کو تم نہ دیکھو گے کہ خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں کے ساتھ دوستی رکھیں گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبے ہی کے ہوں۔ یہی ہیں جن کے دلوں کے اندر خدا نے ایمان نقش کر دیا ہے اور اپنے فیضانِ غیبی سے ان کی تائید کی ہے۔ ان کو باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے خدا ان سے خوش اور وہ خدا سے خوش، یہ خدائی گروہ ہے۔ خدائی گروہ ضرور کامیاب ہوگا۔

دیکھیے اس آیت میں مومنین کاملین کے البغض فی اللہ کے پہلو کو کس واضح طریقہ سے پیش کیا گیا ہے۔ یہی نہیں کہا کہ اعداء دین سے ربط ضبط رکھنا مناسب نہیں بلکہ صاف اور صراحت مومنین سے کہا گیا ہے کہ تم پر اس وقت تک مومن کا اطلاق نہیں ہو سکتا تاآں کہ تم خدا کے لیے ان تمام لوگوں سے ربط و ضبط چھوڑ دو جو خدا کے باغی ہیں۔ اس لیے کہ ان کی راہ تمہاری راہ سے بالکل الگ ہے، تمھاری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صلح ان سے اسی وقت ہو سکتی ہے جب وہ قانون الٰہی تسلیم کر کے معبود حقیقی کے سامنے اپنی پیشانیاں جھکا دیں، اس باب میں کسی طرح کا امتیاز نہیں جو بھی خدا اور اس کے رسول کا مخالف ہو اس سے تمھارا رشتہ نہیں جڑ سکتا، خواہ تمھارا باپ، بیٹا، بھائی یا خاندان ہی کا کوئی فرد کیوں نہ ہو۔ اگر کوئی اس کے لیے تیار نہیں اور اس کے ساتھ ساتھ پوری بلند آہنگی کے ساتھ ادعاءِ ایمان بھی کرتا ہے تو خدا کی شریعت کی رو سے وہ اپنے دعوئ ایمان میں جھوٹا ہے اور اس صفت کا کوئی فرد حزب اللہ کا رکن کہلانے کا مستحق نہیں، اس لیے کہ جس طرح ایک خادم کا دو آقا کو خوش رکھنا ناممکن ہے اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ حزب اللہ کا بھی ممبر ہو اور حزب الشیطان سے بھی ربط ضبط رکھے۔

مومن خدا کے ہاتھ بِک چکا ہے

مومن کے خصائص میں سے ایک ممتاز خصوصیت یہ ہے کہ وہ خدا کے ہاتھ جنّت کے عوض بک چکا ہے۔ اس کی کوئی چیز اس کی ملکیت نہیں ہے۔ سب خدا کی ملکیت ہے۔ جب خدا مطالبہ کرتا ہے وہ بے دریغ اپنی جان اور اپنا مال سب اللہ کی راہ میں قربان کر دیتا ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو وہ دغاباز ہے۔ وہ قیمت پاکر دوسرے کا مال اپنے گھر میں نہیں رکھتا۔

اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ وَ اَمۡوَالَہُمۡ بِاَنَّ لَہُمُ الۡجَنَّۃَ ؕ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ فَیَقۡتُلُوۡنَ وَ یُقۡتَلُوۡنَ ۟ وَعۡدًا عَلَیۡہِ حَقًّا فِی التَّوۡرٰىۃِ وَ الۡاِنۡجِیۡلِ وَ الۡقُرۡاٰنِ ؕ وَ مَنۡ اَوۡفٰی بِعَہۡدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسۡتَبۡشِرُوۡا بِبَیۡعِکُمُ الَّذِیۡ بَایَعۡتُمۡ بِہٖ ؕ وَ ذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۱۱۱﴾

(التوبہ : ۱۱۱)

بے شک خدا نے مسلمانوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لیے ہیں کہ ان کے بدلے ان کو جنت دے گا۔ یہ لوگ جان و مال سے بے پروا ہو کر خدا کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے ہیں اور مارے جاتے ہیں یہ خدا کا پکا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اس نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے، توراۃ اور انجیل اور قرآن سب میں، اور خدا سے بڑھ کر اپنے قول کا پورا اور کون ہو سکتا ہے۔ پس اپنے اس سودے کی جو تم نے خدا کے ساتھ کیا ہے خوشیاں مناؤ اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

مسلمانوں کی بالکل یہی خصوصیت ایک دوسری جگہ یوں مذکور ہے:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○ (الحجرات: ۱۵)

مومن وہ ہیں جو خدا اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر انھوں نے شبہ نہیں کیا اور انھوں نے خدا کی راہ میں جان اور مال سے جہاد کیا، یہ کامل درجہ کے لوگ ہیں۔

مومن موت سے بے ڈر ہوتا ہے

مومن موت سے نہیں ڈرتا ہے کیوں کہ اس کا اصلی مقصد رضائے الٰہی سے قریب تر ہوتا ہے۔ یہ دنیاوی زندگی فی نفسہٖ اس کو عزیز نہیں ہے، صرف اس لیے عزیز ہے کہ رضائے الٰہی کی طلب کا یہ ایک وسیلہ ہے، پس اگر یہ مقصد اس کو کھو کر حاصل ہو جائے تو یہ کھونا اس کے نزدیک کھونا نہیں پانا ہے۔ اس زندگی کا کھونا ان کے لیے گران ہے جو اس زندگی پر قانع ہیں مگر مومن کا مقصد اس سے اعلیٰ و ارفع ہے پس اس زندگی کا فنا و بقا اس کے نزدیک نفس مقصد کے اعتبار سے کوئی اہم واقعہ نہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے ساحروں نے فرعون سے اسی بنا پر کہا تھا:

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ط اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ط وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ○ (طٰہٰ: ۷۲–۷۳)

بولے کہ کھلے کھلے دلائل جو ہمارے پاس آئے ان پر اور جس خدا نے ہم کو پیدا کیا ہے اس پر ہم تجھ کو کسی طرح ترجیح دینے والے نہیں تو جو کرنے والا ہو کر تو دنیا کی اسی زندگی کا فیصلہ کر سکتا ہے ہم تو اپنے پروردگار پر ایمان لا چکے تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرے اور اس جادو کو جس پر تو نے ہم کو مجبور کیا اور خدا سراپا خیر و برکت اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

مومن ذکر الٰہی سے کسی وقت غافل نہیں ہوتا

مومن کی ایک بہت ہی نمایاں خوبی یہ ہے کہ اس کی زبان ذکر الٰہی میں ہر وقت زمزمہ سنج رہتی ہے، وہ پنج وقتہ نماز کے علاوہ اوقات میں بھی خدا کی یاد ہی میں بسر کرتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہ خدا کی آیتیں سن کر سجدہ میں گر پڑتا ہے اس کی تسبیح کرتا ہے۔ اس کا دل کبھی تکبر سے آلودہ نہیں ہوتا اور شب میں وہ گرم بستر کے اندر پاؤں پھیلا کے نہیں سوتا۔ رات کی تنہائی میں بستر سے محروم و مہجور خدا کی عبادت میں مشغول رہتا ہے۔

إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (السجدہ: ۱۵-۱۶)

ہماری آیتوں پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں جن کا حال یہ ہے کہ جب ان کو ان کے ذریعہ یاد دہانی کی جاتی ہے تو سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ ان کے پہلو دور رہتے ہیں خوف اور امید سے اپنے پروردگار سے دعائیں مانگتے اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں۔

مومن سراپا ایثار ہوتا ہے

مومن کی ایک امتیازی صفت یہ ہے کہ وہ اپنی ضروریات پر دوسرے کی ضروریات اور اپنی بھوک پر دوسرے کی بھوک کو ترجیح دیتا ہے، وہ خود بھوکا سو رہے گا مگر حتی الوسع اپنے پڑوسی کو بھوکا نہ سونے دے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ اس کے اس ایثار کی محرک نمود و نمائش کی خواہش نہیں بلکہ محض رضائے الٰہی کی طلب ہے۔

سورۂ دہر میں فرمایا گیا ہے:

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا۔ (الانسان: ۸-۹)

باوجودیکہ خود وہ کھانے کے ضرورت مند ہوتے ہیں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھلاتے ہیں اس جذبہ کے ساتھ کہ ہم رضائے الٰہی کے لیے تم کو کھلاتے ہیں تم سے بدلہ اور شکر گزاری مطلوب نہیں۔

ایک دوسری جگہ یوں مذکور ہے۔

وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ [illegible] ترجیح دیتے ہیں تنگی ہی کیوں نہ ہو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (الحشر: ۹)

مومن کا مکمل حلیہ

مومن کی جو صفات اوپر بتائی گئی ہیں ان سے ایک حد تک مومن کا حلیہ ذہن نشین ہو گیا ہو گا لیکن اب تک اس باب میں ہم نے کوئی ایسی آیت نہیں پیش کی جس میں مومن کا حلیہ اس اسلوب سے پیش کیا گیا ہو کہ اس میں اس کا ایک ایک خط و خال نمایاں ہو گیا ہو۔ ذیل میں ہم چند ایسی آیات پیش کریں گے جو مومن کا پورا سراپا سامنے کر دیتی ہیں۔

سورۂ مومنون میں ہے:

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ
هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ
وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ
وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُونَ
وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ
حَافِظُونَ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ
أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ
غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ابْتَغَىٰ
وَرَاءَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ
الْعَادُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ
وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ
عَلَىٰ صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝
أُولٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ
الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ
فِيهَا خَالِدُونَ (المومنون: ۱-۱۱)

ان ایمان والوں نے فلاح پائی جو اپنی نماز میں عاجزی کرتے اور وہ جو نکمی باتوں کی طرف رخ نہیں کرتے اور وہ جو زکوٰۃ دیا کرتے اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا اپنے ہاتھ کے مال یعنی لونڈیوں سے کہ ان پر کچھ الزام نہیں لیکن جو اس کے علاوہ کے طلب گار ہوں تو وہی لوگ حدود سے باہر نکلے ہوئے ہیں۔ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس رکھتے ہیں اور وہ جو اپنی نمازوں کے پابند ہیں، یہی لوگ وارث ہیں جو بہشت کے وارث ہوں گے اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

ایک دوسرے مقام پر [illegible] اس سے زیادہ تفصیل کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ساتھ پیش کیا ہے۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ
عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ
الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا وَالَّذِيْنَ
يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا
وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ
عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ
عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا اِنَّهَا سَآءَتْ
مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا وَالَّذِيْنَ اِذَآ
اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا
وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا وَالَّذِيْنَ
لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ
وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ
حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا
يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا اِلَّا مَنْ تَابَ
وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا
فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ
حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا
وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ
يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا وَالَّذِيْنَ
لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا

اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر
فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل اُن
سے جہالت کی باتیں کرتے ہیں تو ان سے سلام
کہہ کر الگ ہو جاتے ہیں۔ اور جو راتوں کو اپنے
پروردگار کے سامنے ہوتے ہیں سجدے
کرتے ہوئے اور کھڑے اور جو دعائیں مانگتے
ہیں کہ اے ہمارے پروردگار دوزخ کے عذاب
کو ہم سے پھیر دے، دوزخ کا عذاب لازم ہو
جانے والا ہے۔ وہ بری جگہ ہے رہنے کی اور
ٹھہرنے کی اور جو جب خرچ کرتے ہیں تو
فضول خرچی نہیں کرتے اور نہ تنگی کرتے بلکہ
ان کا خرچ افراط اور تفریط کے درمیان ہوتا
ہے اور جو خدا کے ساتھ دوسرے کو معبود نہیں
ٹھہراتے اور ناحق اس جان کو نہیں مار ڈالتے
جسے خدا نے حرام قرار دیا ہے مگر حق کے ساتھ اور
نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو ایسا کرے گا وہ
گناہ کا خمیازہ بھگتے گا کہ قیامت کے دن اس کو
دوہرا عذاب دیا جائے گا اور ذلیل و خوار اسی
حال میں پڑا رہے گا مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا
اور نیک عمل کیا تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ
نیکیوں سے بدل دے گا اور خدا بخشنے والا مہربان
ہے اور جو شخص توبہ کرے اور نیک عمل کرے تو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا وَالَّذِيْنَ
اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ
يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا وَ
الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا
مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ
اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ
اِمَامًا اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ
بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا
تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا
(الفرقان: ۶۳-۷۶)

حقیقت میں وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے اور
وہ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جس وقت بیہودہ
مشغلوں کے پاس ہو کر گزرتے ہیں تو وہ وضعداری
کے ساتھ گزرتے ہیں اور وہ لوگ کہ جب ان کے پروردگار
کی آیات کی تذکیر کی جاتی ہے تو اندھے اور بہرے
ہو کر ان پر نہیں گرتے اور جو دعائیں کرتے ہیں کہ
اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیبیوں سے اور
ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عنایت فرما
اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔ یہی لوگ ہیں جن کو
ان کے صبر کے بدلے بالاخانے ملیں گے اور وہاں دعا
اور سلام کے ساتھ ان کا استقبال کیا جائے گا۔ بہشت
میں ہمیشہ رہیں گے۔ اچھی جگہ ہے ٹھہرنے کی اور رہنے کی۔

ان آیات میں مومن کی زندگی کی مندرجہ ذیل خصوصیات نمایاں ہوتی ہیں۔

۱۔ مومن سراپا عجز و انکسار ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک نظر تو اس کی خدا کی رفعت و کبریائی کی طرف لگی ہوتی ہے اور دوسری اپنی عاجزی و بے کسی پر۔ اس لیے اس کی قوت غضبیہ مضمحل رہتی ہے اور اس کا دل جھوٹے عجب و غرور کی چھوت سے پاک ہوتا ہے۔

۲۔ مومن کسی سے الجھتا نہیں بلکہ مخالف کے ہر وار کو وہ قَالُوْا سَلٰمًا کی ڈھال پر روکتا ہے۔

۳۔ مومن کا دل ہر وقت یاد الٰہی میں مشغول رہتا ہے۔

۴۔ مومن عدالتِ کبریٰ کے تصور سے ہر وقت کانپتا رہتا ہے اور اس دن کی ہولناکی سے بچنے کے لیے دعا کرتا رہتا ہے۔

۵۔ مومن اسراف اور بخل سے متنفر ہوتا ہے۔

۶۔ مومن کے دل میں خدا کی عظمت و کبریائی کے سوا کسی کے لیے جگہ نہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۷۔ مومن حدود الٰہی سے باہر قدم نہیں نکالتا۔

۸۔ مومن کا دامن فواحش سے پاک ہوتا ہے۔

۹۔ مومن کی راہ میں ٹھیک شہادت دینے سے کوئی چیز مانع نہیں ہو سکتی۔

۱۰۔ مومن لغویات سے کنارہ کش ہوتا ہے۔

۱۱۔ مومن ہر بات میزان عقل پہ تول کر قبول کرتا ہے۔

۱۲۔ مومن نماز میں عجز و انکسار مجسم ہوتا ہے۔

۱۳۔ مومن نماز کے اہتمام میں چوکس ہوتا ہے۔

۱۴۔ مومن زکوٰۃ کی ادائیگی میں چست ہوتا ہے۔

۱۵۔ مومن اولاد صالح کا طالب ہوتا ہے تاکہ اہل ارض کے لیے وہ خیر و برکت کا ذریعہ ہو۔

یہ ہے قرآن کے آئینہ میں مومن کا حلیہ جو ہر مومن کے لیے نمونہ کا کام دے سکتا ہے۔

(الاصلاح، اگست ۳۹ء)

اعلان ملکیت ششماہی علوم القرآن

مقام اشاعت	:	سرسید نگر، علی گڑھ
نوعیت اشاعت	:	ششماہی
پرنٹر پبلشر	:	سلطان احمد اصلاحی
قومیت	:	ہندوستانی
پتہ	:	ادارہ علوم القرآن سرسید نگر علی گڑھ
ایڈیٹر	:	اشتیاق احمد ظلی
قومیت	:	ہندوستانی
پتہ	:	شعبہ تاریخ، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ
ملکیت	:	ادارہ علوم القرآن، پوسٹ بکس نمبر ۹۹، سرسید نگر، علی گڑھ

میں اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا اطلاعات میرے یقین کی حد تک صحیح ہیں۔

سلطان احمد اصلاحی

© rasailojaraid.com